۶۰ سال پہلے

کئی مہینے سے پرچہ مسلسل تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ خریداروں کی شکایات جس قدر بڑھتی جاتی ہیں میری شرمندگی بھی اسی قدر بڑھ رہی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تاخیر کے جو اسباب ہیں' ان کا علاج میرے اختیار میں نہیں۔ تاوقتیکہ رسالے کے ہمدرد اور قدر شناس میری اعانت نہ کریں' میں ان مشکلات کو دفع نہیں کر سکتا جن کی وجہ سے اس کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اگر یہ کوئی تجارتی رسالہ ہوتا اور میں نے اپنی ذاتی غرض کے لیے اس کو جاری کیا ہوتا تو بلاشبہ اس کو چلانے یا نہ چلانے کی ذمہ داری تمام تر میری ذات پر ہوتی۔ قوم کو یہ کہنے کا حق تھا کہ ہمیں تمھاری مشکلات سے کیا بحث۔ چیز اچھی دو گے اور وقت پر دو گے' خرید لیں گے' نہ دو گے نہ خریدیں گے۔ لیکن شاید یہ بات میں کسی خود ستائی و استکبار کے بغیر کہہ سکتا ہوں کہ ترجمان القرآن سے میرا کوئی ذاتی مفاد وابستہ نہیں' بلکہ پوری قوم کا مفاد وابستہ ہے۔ گو اپنی حد تک میں اپنا فرض سمجھ کر ہی اس کو چلا رہا ہوں' اور اپنے آپ ہی کو اس کا ذمہ دار سمجھتا ہوں' مگر کم از کم مجھے یہ کہنے کا حق تو ضرور ہے کہ جس طرح اس خدمت کو انجام دینا میرا فرض ہے' اسی طرح مجھے اس کی انجام دہی کے قابل بنانا قوم کا بھی فرض ہے۔ میں اپنے ان دوستوں اور ہمدردوں کا دل سے شکرگزار ہوں جنھوں نے رسالے کی اشاعت بڑھانے میں میری مدد کی ہے۔ لیکن محض چند افراد کی کوششوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ ضرورت تو اجتماعی کوشش کی ہے۔ اب ایسا وقت آگیا ہے کہ اگر اس پرچے کو زندہ رکھنا ہے اور فی الواقع اس کی زندگی کی کوئی ضرورت محسوس کی جاتی ہے تو اس کے تمام ہمدردوں کو خاص طور پر توسیع اشاعت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ آیندہ پانچ مہینوں میں اس کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر خریداروں کی تعداد میں کافی اضافہ نہ ہوا' تو میں عرض کیے دیتا ہوں کہ محض ساڑھے تین سو خریداروں سے اس معیار کے پرچے کو چلانا میری قدرت سے باہر ہے۔

(ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

(ترجمان القرآن' اشارات' جلد ۱۰' عدد ۳' ربیع الاول ۱۳۵۶ھ' مئی ۱۹۳۷ء)